مولانا محمد عاشق الٰہی بلندشہری

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا

ترجمہ۔ اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ یعنی دوزخ سے بچاؤ

(بہ سلسلہ مرنے کے بعد کیا ہوگا؟)

حالاتِ جہنم

اس مجموعہ میں آیات قرآنیہ اور مستند احادیث شریفہ کی روشنی میں عام فہم اُردو زبان میں آخرت کے قید خانے یعنی جہنم کے حالات قلمبند کئے گئے ہیں اور آخر میں فکر و اعتبار کے عنوان سے ایک اہم مضمون ہے جس میں دوزخ کے عذاب سے بچنے کی دعا اور طریقہ بتایا گیا ہے۔

تالیف

مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری

ناشر: (مفتی) انیس احمد

ادارہ اشاعتِ دینیات (پرائیویٹ) لمیٹڈ

idara IDARA ISHA'AT-E-DINIYAT (P) LTD.

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امّا بعد:۔ پیش نظر اوراق میں احقر نے جہنم کے حالات آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے اخذ کر کے سلیس اُردو زبان میں قلمبند کئے ہیں۔ وجہ تالیف یہ ہے کہ مسلمانوں کی زبان پر یوں تو دوزخ کا ذِکر آتا ہی رہتا ہے مگر اس سے بچنے اور محفوظ رہنے کے افعال واعمال سے اس لئے غافل ہیں کہ ہم کے دِل ہلا دینے والے عذاب اور اُن مصیبتوں سے بے خبر ہیں جو دوزخیوں پر گزریں گی۔

مجھے یقین ہے کہ جو مسلمان ان اوراق کو غور سے پڑھیں گے اور آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ کو سچا جانتے ہوئے دوزخ کے حالات کا مراقبہ کریں گے وہ بآسانی گناہوں سے بچ سکیں گے اور پھر اُن کا نفس نیکیوں کے کرنے میں زیادہ مزاحمت بھی نہ کرے گا۔ خدا کرے دین کی دوسری کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی مسلمانوں کو دیندار بننے میں مدد دے اور ان میں زیادہ سے زیادہ مقبول ہو۔

اس کے ساتھ اگر آپ جنّت والوں کے عیش وآرام اور میدانِ حشر کے واقعات بھی معلوم کرنا چاہیں تو ادارہ کی مشہور تصانیف "میدانِ حشر" اور "خدا کی جنّت" کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ اپنی نیک دعاؤں میں اس مسکین کو نیز ادارہ کے دوسرے ارکان کو فراموش نہ فرمائیں۔

محمد عاشق الٰہی بلندشہری

عفا اللہ عنہ

دوزخ کے حالات

اس رسالہ کو ۲ دو حصوں پر تقسیم کرتا ہوں۔ ایک "دوزخ کے حالات" دوسرے "دوزخیوں کے حالات"۔ پہلے احوال دوزخ لکھتا ہوں پھر دوزخیوں کے حالات لکھے جائیں گے۔ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ

دوزخ کی گہرائی

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے (دوزخ کی گہرائی بیان کرتے ہوئے) فرمایا۔ اگر ایک پتھر جہنم میں ڈالا جائے تو دوزخ کی تہہ میں پہنچنے سے پہلے ستّر سال تک گرتا چلا جائے گا۔ (ترغیب عن ابن حبان) وغیرہ اور حضرت ابو ہریرہ رض کا بیان ہے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی، رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ (آواز) کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ یہ ایک پتھر ہے جس کو خدا نے جہنم کے منہ پر (تہہ میں گرنے کے لئے) چھوڑا تھا اور وہ ستّر سال تک گرتے گرتے اب دوزخ کی تہہ میں پہنچا ہے یہ اس کے گرنے کی آواز ہے (مسلم)

دوزخ کی دیواریں

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دوزخ کو چار دیواریں گھیرے ہوئے ہیں۔ جن میں ہر دیوار کا عرض چالیس سال چلنے کی مسافت رکھتا ہے۔ (ترمذی) یعنی

دوزخ کی دیواریں اتنی موٹی ہیں کہ صرف ایک دیوار کی چوڑائی طے کرنے کے لئے چالیس سال خرچ ہوں۔

دوزخ کے دروازے

قرآن شریف میں دوزخ کے دروازوں کے متعلق فرمایا ہے۔

وَاِنَّ جَھَنَّمَ لَمَوْعِدُھُمْ اَجْمَعِیْنَ لَھَا سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ لِکُلِّ بَابٍ مِّنْھُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ (حجر پ ۱۴)

اور ان سب سے جہنم کا وعدہ ہے جس کے سات دروازے ہیں، ہر دروازے کے لئے اُن لوگوں کے الگ الگ حصے ہیں۔

خود رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ کے سات دروازے ہیں جن میں سے ایک اس کے لئے ہے جو میری امت پر تلوار اٹھائے۔ (مشکوٰۃ)

دوزخ کی آگ اور اندھیری

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ کو ایک ہزار برس تک دھونکا گیا تو اُس کی آگ سرخ ہوگئی۔ پھر ایک ہزار برس تک دھونکا گیا تو اُس کی آگ سفید ہوگئی۔ پھر ایک ہزار برس تک دھونکا گیا تو اس کی آگ سیاہ ہوگئی۔ چنانچہ دوزخ اب سیاہ اندھیرے والی ہے۔ (ترمذی) ایک روایت میں ہے کہ وہ اندھیری رات کی طرح تاریک ہے۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ اس کی لپٹ سے اس میں روشنی نہیں ہوتی۔ (ترغیب) یعنی ہمیشہ اندھیرا ہی رہتا ہے۔ بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہاری یہ آگ (جس کو تم جلاتے ہو) دوزخ کی آگ کا ستّرواں حصہ ہے۔ صحابہ رض نے عرض کیا (جلانے کو تو) یہی بہت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ وہاں

اس کے باوجود) دُنیا کی آگوں سے دوزخ کی آگ گرمی میں ۶۹ درجہ بڑھی ہوئی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ دوزخی اگر دنیا کی آگ میں آجائیں تو اُن کو نیند آجائے۔ (ترغیب) کیونکہ بہ نسبت دوزخ کی آگ کے دنیا کی آگ بہت ہی زیادہ ٹھنڈی ہے لہذا اس میں اُن کو دوزخ کے مقابلہ میں آرام معلوم ہوگا۔

عذابِ دوزخ کا اندازہ

رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب اُس شخص پر ہوگا جس کی دونوں جوتیاں اور تسمے آگ کے ہوں گے جن کی وجہ سے ہانڈی کی طرح اس کا دماغ کھولتا ہوگا وہ سمجھے گا کہ مجھے ہی سب سے زیادہ عذاب ہو رہا ہے، حالانکہ اس کو سب سے کم عذاب ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن ایک ایسے دوزخی کو جو دنیا میں تمام انسانوں سے زیادہ لذت اور عیش میں رہتا تھا پکڑ کر ایک مرتبہ دوزخ میں غوطہ دیا جائے گا پھر اُس سے پوچھا جائے گا۔ اے ابن آدم کیا تو نے کبھی نعمت دیکھی ہے، کیا کبھی تجھے آرام نصیب ہوا ہے؟ اس پر وہ کہے گا۔ خدا کی قسم اے رب نہیں! میں نے کبھی آرام نہیں پایا۔ پھر فرمایا کہ قیامت کے دن ایک ایسے جنتی کو جو دنیا میں تمام انسانوں سے زیادہ مصیبت میں رہتا تھا اُسے پکڑ کر جنت میں غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا۔ اے ابن آدم کیا کبھی تو نے مصیبت دیکھی ہے؟ کیا کبھی تجھ پر سختی گذری ہے؟ وہ کہے گا۔ خدا

کی قسم اے رب مجھ پر کبھی سختی نہیں گذری اور میں نے کبھی مصیبت نہیں دیکھی۔

دوزخ کا سانس

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب سخت گرمی ہو تو ظہر کی نماز دیر سے پڑھا کرو۔ کیونکہ گرمی کی سختی دوزخ کی تیزی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ پھر فرمایا کہ، دوزخ نے اپنے رب کی بارگاہ میں شکایت کی کہ (میری تیزی بہت بڑھ گئی ہے حتیٰ کہ) میرے کچھ حصے دوسرے حصوں کو کھائے جاتے ہیں (لہذا مجھے اجازت دی جائے کہ کسی طرح اپنی گرمی ہلکی کروں) چنانچہ رب العلمین نے اس کو دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس سردی کے موسم میں اور ایک گرمی کے موسم میں لہذا گرمی جو تم محسوس کرتے ہو دوزخ کی لُو کا اثر ہے (جو سانس کے ساتھ باہر آتی ہے) اور سخت سردی جو محسوس کرتے ہو دوزخ کے سرد حصہ کا اثر ہے (بخاری شریف)۔ مُسلم کی ایک روایت میں ہے کہ دوپہر کو روزانہ دوزخ دہکایا جاتا ہے۔

ف:۔ دوزخ کے سانس لینے سے گرمی بڑھ جانا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن سردی کا بڑھنا بظاہر سمجھ میں نہیں آتا۔ دراصل بات یہ ہے کہ گرمی میں دوزخ سانس باہر پھینکتی ہے اور اس طرح دنیا میں گرمی بڑھ جاتی ہے اور سردی میں سانس اندر لیتی ہے اور اس طرح دنیا کی تمام گرمی کھینچ لیتی ہے اس وجہ سے سردی بڑھ جاتی ہے۔ بعض علماء نے اس کی یہ تشریح کی ہے کہ دوزخ میں جلانے ہی کا عذاب نہیں ہے بلکہ ٹھنڈک کا عذاب بھی ہے۔ اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کے مشہور اہل کشف بزرگ حضرت عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ

کا بیان ہے کہ جنات کو آگ کا عذاب نہیں دیا جائے گا کیونکہ آگ ان کی طبیعت ہے بلکہ ان کو زمہریر یعنی انتہا درجہ کی ٹھنڈک کا عذاب دیا جائے گا۔ جنات دنیا میں بھی سردی سے بے حد ڈرتے ہیں اور سرد ہوا سے جنگلی گدھوں کی طرح بدحواس ہو کر بھاگتے ہیں۔ فرماتے تھے کہ پانی میں نہ شیطان داخل ہو سکتا ہے نہ کوئی جن جا سکتا ہے۔ اگر کوئی ان کو پانی میں ڈال دے تو بجھ کر فنا ہو جائیں گے۔ یہ بھی فرماتے تھے کہ قاتلوں کو شیطان کے ساتھ ٹھنڈک کا عذاب دیا جائے گا۔ یہاں پہنچ کر ذرا چشم عبرت کھولئے کہ اس دنیا کی معمولی سردی اور گرمی کو انسان برداشت نہیں کر سکتا جو دوزخ کے سانس سے پیدا ہوتی ہے۔ پھر بھلا دوزخ کی اصلی گرمی اور سردی کیسے برداشت کرے گا۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ کروڑوں انسان ایسے ہیں جو اس دنیا کی معمولی سردی اور گرمی سے بچنے کا اہتمام کرتے ہیں مگر دوزخ سے بچنے کا ان کو کچھ دھیان نہیں۔

دوزخ کا ایندھن

قرآن حکیم فرماتا ہے ——

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (تحریم)

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

ف:- پتھروں سے کیا مراد ہے؟ اس کے متعلق حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ پتھر جو دوزخ کا ایندھن ہیں وہ کبریت (یعنی گندھک) کے پتھر ہیں جو خدا نے قریب والے آسمان میں اس دن پیدا کئے تھے جس دن آسمان

و زمین پیدا فرمائے تھے۔ پھر فرمایا۔ یہ پتھر کفار کے عذاب کے لئے تیار فرمائے ہیں۔ (حاکم)

ان پتھروں کے علاوہ مشرکین کی وہ مورتیاں بھی دوزخ میں ہوں گی جن کی وہ پوجا کیا کرتے تھے۔ چنانچہ سورہ انبیاء میں ہے۔

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ؕ

اے مشرکو! بے شک تم اور تمہارے وہ معبود جن کی خدا کے سوا پوجا کرتے ہو سب دوزخ میں جھونکے جاؤ گے اور تم سب اس میں داخل ہو گے۔

دوزخ کے طبقے

پہلے گذر چکا ہے کہ دوزخ کے سات دروازے ہیں چنانچہ فرمایا۔ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ؕ۔ اس آیت کی تفسیر میں مؤلف بیان القرآن قدس سرہ لکھتے ہیں کہ بعض نے کہا ہے، سات طبقے مراد ہیں۔ جن میں مختلف قسم کے عذاب ہیں جو جس عذاب کا مستحق ہوگا اُسی طبقہ میں داخل ہوگا چونکہ ہر طبقہ کا دروازہ علیحدہ علیحدہ ہے اس لئے سات دروازوں سے تعبیر فرمایا اور بعض نے فرمایا ہے کہ سات دروازے ہی مراد ہیں اور مقصد یہ بیان کرنا ہے کہ دوزخ میں داخل ہونے والوں کی کثرت کی وجہ سے ایک دروازہ کافی نہ ہوگا اس لئے سات دروازے بنائے گئے ہیں۔

علامہ ابن کثیر قدس سرہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ آپ نے سَبْعَةُ اَبْوَابٍ (سات دروازوں) کے متعلق ہاتھوں سے اشارہ کر کے فرمایا کہ دوزخ کے دروازے اس طرح ہیں یعنی اُوپر نیچے ہیں۔

س ارشاد سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ نیچے اوپر جہنم کے سات طبقے ہیں اور ہر طبقہ کا علیحدہ علیحدہ دروازہ ہے اور قرآن حکیم کی آیت

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ (نساء)

بلاشبہ منافقین دوزخ کے سب سے نیچے کے طبقہ میں جائیں گے۔

سے بھی یہی واضح ہوتا ہے کہ جہنم کے متعدد طبقے ہیں۔ اکابر نے ان طبقوں کے نام اور ان طبقوں والوں کی تفصیل اس طرح بتائی ہے کہ سب سے نیچے کا طبقہ منافقین، فرعون اور اس کے مددگاروں کا ہے جس کا نام ہاویہ ہے اور دوسرا طبقہ جو ہاویہ کے اوپر ہے مشرکین کے لئے ہے جس کا نام جحیم ہے۔ پھر جحیم کے اوپر تیسرا طبقہ سقر جو لامذہب فرقہ صابئین کے لئے ہے۔ چوتھا طبقہ جو سقر سے اوپر ہے لظی ہے وہ ابلیس اور اس کے متبعین کے لئے ہے اور اس کے اوپر پانچواں طبقہ یہود کے لئے ہے جس کا نام حطمہ ہے۔ اور چھٹا طبقہ سعیر ہے جو نصاریٰ کے لئے ہے اور سب سے اوپر ساتواں طبقہ جہنم ہے جو گنہگار مسلمانوں کے لئے ہے اسی پر پُل صراط قائم ہوگی اور گو سب طبقات پر لفظ جہنم کا اطلاق آیا ہے لیکن اصل میں اسی ایک طبقہ کا نام جہنم ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ طبقات جہنم کے ہر دروازے سے دوسرے دروازے تک سات سو برس کی مسافت ہے۔

دوزخ کی ایک خاص گردن

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن دوزخ سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی اور دو کان ہوں گے

جن سے سنتی ہوگی اور ایک زبان ہوگی جس سے بولتی ہوگی وہ کہے گی میں تین شخصوں پر مسلط کی گئی ہوں۔ ۱۔ ہر سرکش ضدی پر۔ ۲۔ ہر اُس شخص پر جس نے اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ٹھہرایا۔ ۳۔ تصویر بنانے والے پر۔ (ترمذی)

آگ کے ستونوں میں بند کر دیئے جائیں گے

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ؕ اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ (ہمزہ)

(حطمہ) سلگائی ہوئی اللہ کی وہ آگ ہے جو دلوں تک جا پہنچے گی۔ وہ آگ ان پر لمبے لمبے ستونوں میں بند کر دی جائے گی۔

دنیا میں کسی کو آگ لگتی ہے تو دل تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کی روح نکل جاتی ہے لیکن دوزخ میں چونکہ موت ہی نہ آئے گی اس لئے سارے بدن کے ساتھ دلوں پر بھی آگ چڑھی بیٹھی ہوگی اور خوب جلائے گی۔ آگ بند کر دی جائے گی۔ یعنی دوزخیوں کو دوزخ میں بھر کر آگے سے دروازے بند کر دیئے جائیں گے کیونکہ اس میں اُن کو ہمیشہ رہنا ہوگا۔ نکلنا تو نصیب ہی نہ ہوگا۔ لمبے لمبے ستونوں کا مطلب یہ ہے کہ آگ کے اتنے اتنے بڑے شعلے ہوں گے جیسے ستون ہوتے ہیں اور دوزخی اس میں بند ہوں گے۔ (بیان القرآن)

دوزخ پر مقررہ فرشتوں کی تعداد

عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ؕ (مدثر)

دوزخ پر انیس ۱۹ فرشتے مقرر ہوں گے۔

ف:۔ اِن انیس ۱۹ میں سے ایک مالک ہے اور باقی خازن ہیں۔ اور گو دوزخیوں کو سزا دینے کے لئے ان میں کا ایک فرشتہ بھی کافی ہے مگر مختلف قسم کے عذاب

دینے اور عذاب کے انتظام کے لئے ۱۹ فرشتے مقرر ہیں جن کے متعلق سورۂ تحریم میں ہے۔

عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ؕ

اس پر سخت اور مضبوط فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کی ذرا نافرمانی اس کے حکم میں نہیں کرتے اور جو حکم ہوتا ہے وہی کرتے ہیں۔

بیان القرآن میں درمنثور سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ پر مقرر شدہ فرشتوں میں سے ہر ایک کی تمام جنات و انسانات کی برابر قوت ہے۔

دوزخ کا غیظ و غضب چیخنا چلانا اور دوزخیوں کو آواز دے کر بلانا اور دوزخیوں کا تنگ جگہوں میں ڈالا جانا

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۝ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ

(سورہ ملک پ ۲۹)

اور جو لوگ اپنے رب کا انکار کرتے ہیں ان کے لئے دوزخ کا عذاب ہے اور وہ بری جگہ ہے جب یہ لوگ اس میں ڈالے جائیں گے تو اسکی ایک بڑی زور کی آواز سنیں گے اور وہ اس طرح جوش مارتا ہوگا جیسے ابھی غصہ کی وجہ سے پھٹ پڑے گا۔

حضرت حکیم الامت قدس سرہٗ بیان القرآن میں لکھتے ہیں کہ یا تو اللہ تعالیٰ

اس میں ادراک (سمجھ) اور غصہ[1] پیدا کردے گا، مغضوبین حق پر اس کو بھی غصہ آئے گا۔ اور یا مثال دے کر سمجھانا مقصود ہے کہ ایسا معلوم ہوگا جیسے دوزخ کو غصہ آرہا ہے۔

اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۝ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ؕ (فرقان)

جب وہ (دوزخ) ان کو دور سے دیکھے گا تو (وہ دیکھتے ہی اس قدر غضبناک ہوکر جوش مارے گا کہ وہ لوگ (دور ہی سے) اس کا جوش و خروش سنیں گے اور جب وہ اس کی کسی تنگ جگہ میں ہاتھ پاؤں جکڑ کر ڈال دیئے جائیں گے تو وہاں موت ہی موت پکاریں گے۔

ف:- ابھی جہنم دوزخیوں سے سو سال کے فاصلہ پر ہوگا کہ اس کی نظریں ان پر پڑیں گی اور ان کی نظریں اس پر پڑیں گی۔ وہ دیکھتے ہی پیچ و تاب کھائے گا۔ اور جوش و خروش سے آوازیں نکالے گا جن کو وہ سن لیں گے اور جب اس میں دھکیل دیئے جائیں گے تو موت کو پکاریں گے یعنی جیسے دنیا میں کسی مصیبت کے وقت کہتے ہیں ہائے مرگئے۔

ابن ابی حاتم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِذَا رَاَتْهُمْ کو تلاوت فرماکر دوزخ کی دو آنکھیں ثابت فرمائیں (ابن کثیر)

---

[1] دوسری بہت سی روایات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ اور جنت کو اللہ پاک سمجھ دے دیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ

اگرچہ دوزخ بہت بڑی جگہ ہے لیکن عذاب کے لئے دوزخیوں کو تنگ تنگ جگہوں میں رکھا جائے گا۔ بعض روایات میں خود رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی تفسیر منقول ہے کہ جس طرح دیوار میں کیل گاڑی جاتی ہے اس طرح دوزخیوں کو دوزخ میں ٹھونسا جائے گا۔ (ابن کثیر)

تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى وَجَمَعَ فَاَوْعٰى (معارج)

دوزخ اس شخص کو (خود) بلائے گا جس نے (دنیا میں حق سے) پیٹھ پھیری ہوگی اور (طاعت سے) بے رخی کی ہوگی اور (مال) جمع کیا ہوگا پھر اٹھا اٹھا رکھا ہوگا۔

ابن کثیر میں ہے کہ جس طرح جانور دانہ تلاش کر کے چگتا ہے اسی طرح دوزخ میدانِ حشر سے بُرے لوگوں کو ایک ایک کر کے دیکھ بھال کے چُن لے گا۔ اس آیت میں مال جمع کرنے والوں کا ذکر ہے۔ حضرت قتادہ رضؓ اس کی تفسیر میں فرماتے تھے کہ جس نے جمع کرنے میں حلال وحرام کا خیال نہ رکھا اور فرمانِ خداوندی کے باوجود خرچ نہ کرتا تھا وہ شخص مراد ہے۔

حضرت عبداللہ بن حکیم اس آیت کے خوف کی وجہ سے کبھی تھیلی کا منہ ہی بند نہ کرتے تھے۔ حضرت حسن بصریؒ فرماتے تھے۔ کہ اے ابن آدم! تو خدا کی وعید سنتا ہے اور پھر مال سمیٹتا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"قیامت کے دن انسان کو بکری کے بچے کی طرح (یعنی ذلت کی حالت میں) لا کر خدا کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا اللہ جل شانہ اس سے فرمائیں گے کیا میں نے تجھ کو مال نہیں دیا، مویشی اور غلام وخادم نہیں دیئے

تجھ پر انعامات نہیں کئے؟ بتا تو نے اس کے شکریہ میں کیا کیا؟ اس پر وہ جواب دے گا۔ اے میرے پروردگار! میں نے جمع کیا اور خوب بڑھایا اور جتنا تھا اس سے کہیں زیادہ چھوڑا لہٰذا مجھے اجازت دیجئے کہ اس سب کو لے آؤں۔ حاصل یہ کہ وہ بندہ ایسا ہوگا کہ اُس نے کچھ خیر آگے نہ بھیجی ہوگی۔ لہٰذا اُس کو دوزخ میں پہنچا دیا جائے گا۔ (ترمذی)

نیز ارشاد فرمایا کہ دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں ہے اور اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہیں اور دنیا کے لئے وہ جمع کرتا ہے جس کے پاس کچھ بھی عقل نہ ہو۔ (مشکوٰۃ)

بیہقی نے شعب الایمان میں مرفوع حدیث نقل کی ہے کہ جب مرنے والا مر جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ اس نے آخرت میں کیا بھیجا ہے اور انسان کہتے ہیں کہ اس نے دنیا میں کیا چھوڑا ہے۔

دوزخ کی باگیں اور اس کے کھینچنے والے فرشتے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس روز دوزخ کو لایا جائے گا جس کی ستر ہزار باگیں ہوں گی اور ہر باگ پر ستر ہزار فرشتے مقرر ہوں گے جو اس کو کھینچ رہے ہوں گے۔ (مسلم شریف)

حافظ عبدالعزیز منذری رحمۃ اللہ علیہ نے الترغیب والترہیب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ بالفرض

اگر اس وقت فرشتے دوزخ کی باگیں چھوڑ دیں تو ہر نیک و بد کو اپنے زغہ میں لیلے

دوزخ کے سانپ اور بچھو

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ بے شک دوزخ میں بڑی لمبی گردنوں والے اونٹوں کی برابر سانپ ہیں (جن کے زہریلے مادہ کی حقیقت یہ ہے کہ) ایک بار جب ان میں سے ایک سانپ ڈسے گا۔ تو دوزخی چالیس سال تک اس کی سوزش محسوس کرتا رہے گا۔ (پھر فرمایا) اور بے شک دوزخ میں پالان سے لدے ہوئے خچروں کی طرح بچھو ہیں (جن کے زہریلے مادہ کی حقیقت یہ ہے کہ) ایک بار جب ان میں سے ایک بچھو ڈسے گا تو دوزخی چالیس سال تک اس کی سوزش محسوس کرتا رہے گا۔ (احمد)

قرآن شریف میں ہے زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ الایہ (یعنی ہم اُن کے لئے عذاب پر عذاب بڑھا دیں گے اُس شرارت کے بدلے جو وہ کرتے تھے) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا۔ کہ آگ کے عام عذاب کے علاوہ ان کے لئے یہ عذاب بڑھا دیا جاوے گا کہ ان پر بچھو مسلط کئے جائیں گے جن کے کیلے (بڑے دانت) لمبی لمبی کھجوروں کے برابر ہوں گے۔

(قال فی الترغیب رواہ ابویعلی والحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین)

دوزخ میں موت نہ آئیگی اور عذاب ہلکا نہ ہوگا

قرآن حکیم میں ارشاد ہے

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ۝ (زخرف)
ان کا عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور وہ اسی میں مایوس پڑے رہیں گے

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ (فاطر)
نہ تو ان کی قضا آوے گی کہ مر ہی جائیں اور نہ دوزخ کا عذاب ہی ان سے ہلکا کیا جاوے گا۔

یعنی دوزخ میں یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ عذاب میں پڑے پڑے موت ہی آجائے اور عذاب سے بچ جائیں بلکہ وہاں بے انتہا تکلیف ہونے پر بھی زندہ رہیں گے۔ حدیث میں ہے کہ جب جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں جا چکیں گے (اور دوزخ سے کوئی جنت میں جانیوالا باقی نہ رہے گا) تو دوزخ اور جنت کے درمیان (مینڈھے کی صورت میں) موت لائی جائے گی۔ اس کے بعد ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اے اہل جنت اب موت نہ آئے گی اور اے اہل دوزخ اب موت نہ آئے گی۔ اس اعلان کے سننے سے اہل جنت کی خوشی میں اضافہ ہوگا اور اہل دوزخ کا رنج اور بڑھ جائے گا۔ (بخاری ومسلم)

دوزخ کی آواز هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ؕ (ق)
جس دن ہم کہیں دوزخ سے کیا تو بھر چکی؟ وہ کہے گی کہ کیا کچھ اور بھی ہے؟ (ترجمہ شیخ الہند)

حدیث شریف میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جہنم میں دوزخی ڈالے جاتے رہیں گے اور دوزخ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ (کیا اور بھی ہے) کہتا جائے گا۔ اور سب دوزخی داخل ہو جائیں گے جب بھی نہ بھرے گا حتیٰ کہ اللہ رب العزت اس پر اپنا قدم شریف رکھ دیں گے جس کی وجہ سے دوزخ سمٹ جائے گا۔ اور یوں عرض کرے گا۔ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ بس بس آپ کی عزت اور کرم کا واسطہ دیتا ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف)

صبر کرنے پر بھی عذاب سے رہائی نہ ہوگی

دنیا میں دستور ہے کہ صبر کرنے سے مصیبت کے بعد راحت نصیب ہو جاتی ہے مگر دوزخ کے عذاب کے بارے میں ارشاد ہے۔

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (طور)

دوزخیوں سے کہا جائے گا اس میں داخل ہو جاؤ پھر صبر کرو یا نہ کرو تمہارے حق میں دونوں برابر ہیں جیسا کہ تم کرتے تھے ویسا ہی تمہیں بدلہ دیا جائے گا۔

دوزخیوں کا کھانا پینا

ضَرِيْعٍ یعنی آگ کے کانٹے

تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝ لَيْسَ — دوزخیوں کو کھولتے ہوئے چشمے کا پانی ملے گا اور

لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۙ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝ — سوائے جھاڑ کانٹوں والے کھانے کے ان کے لئے کچھ کھانا نہ ہوگا جو نہ طاقت دے گا نہ بھوک دور کرےگا

صاحب مرقاۃ لکھتے ہیں کہ ضریع حجاز میں ایک کانٹے دار درخت کا نام ہے جس کی خباثت کی وجہ سے جانور بھی پاس نہیں پھٹکتے۔ اگر جانور اس کو کھالے تو مر جائے۔ پھر لکھتے ہیں۔ یہاں ضریع سے آگ کے کانٹے مراد ہیں جو ایلوے سے کڑوے، مردہ سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم ہوں گے اور جن کو بہت زیادہ کھانے کے بعد بھی بھوک دور نہ ہوگی۔

غِسْلِيْن زخموں کا دھوون

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۙ — آج اس کا کوئی دوست نہیں اور

وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۙ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ۝ (حاقہ) — نہ کچھ کھانے کو ہی ہے سوائے زخموں کے دھوون کے جسے صرف گنہ گار کھاتے ہیں۔

زَقُّوْم (سینڈھ)

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ — بے شک گنہگار کی غذا

طَعَامُ الْاَثِیْمِ ۚ کَالْمُهْلِ ۚ یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ۙ کَغَلْیِ الْحَمِیْمِ ۝ (دخان)

یعنی گنہگار کا کھانا تیل کی تلچھٹ یا پگھلے ہوئے تانبے جیسا زقوم کا درخت ہے جو پیٹوں میں گرم پانی کی طرح کھولے گا۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ اَیُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۙ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۙ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۚ فَشٰرِبُوْنَ عَلَیْهِ مِنَ الْحَمِیْمِ ۚ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِیْمِ ؕ هٰذَا نُزُلُهُمْ یَوْمَ الدِّیْنِ ؕ (واقعہ)

پھر اے جھٹلانے والے گمراہ لوگو! تم زقوم کے درخت کھاؤ گے اور اس سے اپنے پیٹ بھر لوگے، پھر اوپر سے کھولتا ہوا پانی پیو گے۔ جیسے پیاسے اونٹ پیتے ہیں قیامت کے روز اس طرح اُن کی مہمانی ہوگی۔

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِیْۤ اَصْلِ الْجَحِیْمِ ۙ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ ۝ (صافات)

دراصل وہ (زقوم) ایک درخت ہے جو دوزخ کی جڑ میں سے نکلتا ہے اس کے پھل ایسے ہیں جیسے سانپوں کے پھن۔

ف:- زقوم کا ترجمہ سینڈھ کیا جاتا ہے جو مشہور کڑوا درخت ہے، لیکن یہ صرف سمجھانے کے لئے ہے کیونکہ وہاں کی ہر چیز کڑواہٹ اور بدبو وغیرہ میں یہاں کی چیزوں سے کہیں زیادہ بدتر ہے اور کیا ہی بُرا منظر ہوگا جب کہ اس درخت سے کھائیں گے اور پھر اوپر سے کھولتا ہوا پانی پئیں گے اور وہ بھی تھوڑا بہت نہیں بلکہ پیاسے اونٹوں کی طرح خوب ہی پئیں گے۔

اَعَاذَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِنَ الزَّقُّوْمِ وَالْحَمِیْمِ وَسَائِرِ اَنْوَاعِ عَذَابِ الْجَحِیْمِ

رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر زقوم کا ایک قطرہ بھی دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو وہ یقیناً تمام دنیا والوں کی غذائیں بگاڑ ڈالے (یعنی سب کڑوی ہو جائیں) اب بتاؤ کہ اس کا کیا حال ہوگا جس کی خوراک ہی زقوم ہوگی۔ (ترمذی و ابن حبان وغیرہ)

حاکم کی روایت میں ہے کہ خدا کی قسم اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا کے دریاؤں میں ڈال دیا جائے تو وہ یقیناً تمام دنیا والوں کی غذائیں کڑوی کر دے۔ تو بتاؤ۔ اس کا کیا حال ہوگا جس کا کھانا ہی زقوم ہوگا۔ (ترغیب)

غسّاق

لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۙ اِلَّا حَمِیْمًا وَّغَسَّاقًا ۙ (سورہ نبا)

وہ اس دوزخ میں کھولتے ہوئے پانی اور غساق کے علاوہ کسی ٹھنڈک اور پینے کی چیز کا مزہ تک نہ چکھ سکیں گے

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر غساق کا ایک ڈول دنیا میں ڈال دیا جائے تو تمام دنیا والے سڑ جائیں۔ (ترمذی و حاکم)

غسّاق کیا چیز ہے؟ اس کے متعلق اکابر امّت کے مختلف اقوال ہیں۔ صاحب مرقاۃ نے چار قول نقل کئے ہیں۔

۱- دوزخیوں کی پیپ اور ان کا دھووَن ہے

۲- دوزخیوں کے آنسو مراد ہیں

۳- زمہریر یعنی دوزخ کا ٹھنڈک والا عذاب مراد ہے۔

۴- غسّاق سڑی ہوئی اور ٹھنڈی پیپ ہے جو ٹھنڈک کی وجہ سے

پی نہ جاسکے گی (مگر بھوک کی وجہ سے مجبوراً پینی پڑے گی) بہر حال غسّاق بڑی بری چیز ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَعِذْنَا مِنْہُ۔

مَآءٍ كَالْمُهْلِ (تیل کی تلچھٹ)

وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا — اور اگر پیاس سے تڑپ کر فریاد کریں گے

يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝ (سورہ کہف)

تو ان کو ایسا پانی دیا جاوے گا جو تیل کی تلچھٹ (تیل کی طرح) ہو گا جو چہروں کو بھون ڈالے گا، کیا ہی برا پانی ہو گا۔ اور دوزخ کیا ہی بری جگہ ہے۔

مَآءٍ صَدِيْدٍ (پیپ کا پانی)

وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ — اس (دوزخی کو) پیپ کا وہ پانی پلایا

صَدِيْدٍ ۝ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۝ (ابراہیم)

جائے گا جس کو وہ گھونٹ گھونٹ کر کے پیئے گا اور اس کو گلے سے مشکل سے اتار سکے گا اور اس کو ہر طرف سے موت (آتی ہوئی) نظر آئیگی مگر وہ مریگا نہیں

یعنی ہر طرف سے طرح طرح کے عذاب دیکھ کر سمجھے گا کہ اب میں مرا اب مرا، مگر وہاں موت نہ ہو گی کہ مر کر ہی پاپ کٹ جائے اور عذاب سے رہائی ہو سکے۔

حَمِيْمٌ (کھولتا ہوا پانی)

وَسُقُوْا مَآءً — اور دوزخیوں کو کھولتا ہوا پانی پلایا

حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ (سورہ محمد)

جائے گا جو اُن کی آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا۔

طَعَامٌ ذِیْ غُصَّةٍ (گلے میں اٹکنے والا کھانا)

اِنَّ لَدَيْنَا — بے شک

اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۝ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۝ (سورہ مزمل)

(ان کافروں کے لئے) ہمارے پاس بیڑیاں اور آگ کا ڈھیر اور گلے میں اٹک جانے والا کھانا اور دردناک عذاب ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ طَعَامٌ ذِیْ غُصَّةٍ ایک کانٹا ہو گا جو گلے میں اٹک جائے گا نہ باہر نکلے گا نہ نیچے اترے گا۔ (ترغیب)

حضرت ابو الدّردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ دوزخیوں کو (اتنی زبردست) بھوک لگا دی جائے گی جو اکیلی ہی اس عذاب کے برابر ہو گی جو اُن کو بھوک کے علاوہ ہو رہا ہو گا، لہٰذا وہ کھانے کے لئے فریاد کریں گے اس پر اُن کو ضریع کا کھانا دیا جائے گا جو نہ موٹا کرے نہ بھوک دفع کرے۔ پھر دوبارہ کھانا طلب کریں گے تو اُن کو طَعَامٌ ذِیْ غُصَّةٍ (گلے میں اٹکنے والا کھانا) دیا جائے گا جو گلوں میں اٹک جائے گا۔ اس کے اتارنے کے لئے تدبیر سوچیں گے، تو یاد کریں گے کہ دنیا میں پینے کی چیزوں سے گلے کی اٹکی ہوئی چیزیں اتارا کرتے تھے لہٰذا

پینے کی چیز طلب کریں گے چنانچہ کھولتا ہوا پانی لوہے کی سنڈاسیوں کے ذریعہ ان کے سامنے کر دیا جائے گا۔ وہ سنڈاسیاں جب اُن کے چہروں کے قریب ہوں گی تو اُن کے چہروں کو بُھون ڈالیں گی پھر جب پانی پیٹوں میں پہنچے گا تو پیٹ کے اندر کی چیزوں (یعنی آنتوں وغیرہ) کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ پڑھ کر فرمایا۔ مَاءِ صدید (پیپ کا پانی) جب دوزخی کے منہ کے قریب کیا جائے گا۔ تو وہ اس سے نفرت کرے گا پھر اور قریب کیا جائے گا تو چہرے کو بھون ڈالے گا۔ اور اس کے سر کی کھال گر پڑے گی۔ پھر جب اُسے پیئے گا تو انتڑیاں کاٹ ڈالے گا اور بالآخر پاخانے کے مقام سے باہر نکل جائے گا۔ اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیتیں تلاوت فرمائیں۔

عذابُ کے مختلف طریقے

دوزخ کی آگ اور اس کی سخت گرمی، سانپ، بچھو کھانے پینے کی چیزیں، اندھیرا یہ سب کچھ عذاب ہی عذاب ہوگا مگر یہ جو کچھ ابتک ذکر کیا گیا دوزخ کے عذاب کا تھوڑا سا حصہ ہے، قرآن و حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان طریقوں کے علاوہ اور بھی بہت سے طریقوں سے

عذاب دیا جائے گا جن میں سے چند ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

صَھر (گرم پانی سر پر ڈالا جائے گا)

يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ۝ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ۝ (حج)

اُن کے سروں پر جلتا جلتا پانی ڈالا جائے گا جس کی تیزی سے ان کے پیٹ میں ہے اور کھال میں ہے سب کچھ گل کر باہر نکل آئے گا۔

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بے شک کھولتا ہوا پانی ضرور دوزخیوں کے سروں پر ڈالا جائے گا جو اُن کے پیٹوں میں پہنچ کر اُن تمام چیزوں کو کاٹ دے گا جو اُن کے پیٹوں کے اندر ہیں اور آخر میں قدموں سے نکل جائے گا۔ اس کے بعد پھر دوزخی کو ویسا ہی کر دیا جائے گا جیسا تھا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ آیت میں جو لفظ "يُصْهَرُ" ہے اس کا یہی مطلب ہے۔ (ترمذی، بیہقی)

مَقَامِعُ (گرز)

وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ط

اور دوزخیوں (کے مارنے) کے لئے لوہے کے گرز ہیں

كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ط (سورہ حج)

وہ لوگ جب بھی دوزخ کی گھٹن سے نکلنا چاہیں گے پھر اُسی میں دھکیل دیئے جاویں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ جلنے کا عذاب چکھتے رہو۔

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" کہ

(دوزخ کا) لوہے کا ایک گرز زمین پر رکھ دیا جائے تو اگر اس کو تمام جنات اور انسان مل کر اٹھانا چاہیں تو نہیں اٹھا سکتے (رواہ احمد و ابو یعلی)

اور ایک روایت میں ہے کہ جہنم کے لوہے کا گرز اگر پہاڑ پر مار دیا جائے تو وہ یقیناً ریزہ ریزہ ہو کر راکھ ہو جائے گا۔ (ترغیب)

کھال پلٹ دی جائے گی

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ط (سورہ نساء)

جب ایک دفعہ ان کی کھال جل چکے گی تو ہم اس کی جگہ دوسری نئی کھال پیدا کر دیں گے تاکہ عذاب چکھتے ہی رہیں۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ دوزخیوں کو روزانہ ستر ہزار مرتبہ آگ جلائے گی۔ ہر مرتبہ جب آگ جلائے گی تو کہا جائے گا جیسے تھے ویسے ہی ہو جاؤ چنانچہ وہ ہر بار ویسے ہی ہو جائیں گے۔ (ترغیب و ترہیب)

علم چھپانے والے کی سزا

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے کوئی علم کی بات پوچھی گئی اور اس نے جانتے ہوئے (نہ بتائی بلکہ) اس کو چھپا لیا تو اس کے منھ میں آگ کی لگام لگائی جائے گی۔ (مشکوٰۃ شریف)

شراب یا نشہ والی چیز پینے والے کی سزا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

فرمایا۔ میرے رب عز وجل نے قسم کھائی ہے کہ مجھے اپنی عزت کی قسم ہے، میرے بندوں میں سے جو بھی بندہ شراب کا کوئی گھونٹ پیئے گا، تو اس کو اتنی ہی پیپ پلاؤں گا اور جو بندہ میرے ڈر سے شراب چھوڑے گا اس کو پاک صاف حوضوں سے پلاؤں گا۔ (احمد)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا نے اپنے ذمہ یہ عہد کر لیا ہے کہ جو کوئی نشہ دار چیز پیئے گا قیامت کے دن ضرور اس کو طینۃ الخبال" میں سے پلائے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا "طِيْنَةُ الْخَبَال" کیا ہے؟ ارشاد فرمایا۔ دوزخیوں کا پسینہ یا فرمایا۔ دوزخیوں کے جسموں کا نچوڑ۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی عادت شراب پینے کی تھی اور وہ اسی حال میں مرگیا تو اللہ جل و علا اس کو "نہر الغوطہ" سے پلائیں گے۔ عرض کیا گیا "نهر الغوطه" کیا ہے؟ ارشاد فرمایا۔ ایک نہر ہے جو زناکار عورتوں کی شرمگاہوں سے جاری ہو گی۔

(رواہ احمد و ابن حبان)

بے عمل واعظوں کی سزا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس رات مجھ کو معراج کرائی گئی میں نے ایسے لوگ دیکھے جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا، اے جبریلؑ یہ کون ہیں؟ انھوں نے

کہا کہ یہ آپ کی امت کے وہ واعظ ہیں جو لوگوں کو بھلائی کا حکم کرتے ہیں اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں اور اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں لیکن عمل نہیں کرتے۔ (مشکوٰۃ)

بخاری اور مسلم میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا پھر اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ اس کی انتڑیاں آگ میں جلدی سے نکل پڑیں گی، پھر وہ اس میں اس طرح گھومے گا جس طرح گدھا چکی کو لے کر گھومتا ہے۔ اس کا حال دیکھ کر دوزخی اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور اس سے کہیں گے کہ اے فلاں! تجھے کیا ہوا ہے؟ کیا تو ہم کو بھلائی کا حکم نہ کرتا تھا اور برائی سے نہ روکتا تھا؟ وہ کہے گا ہاں تم کو بھلائی کا حکم کرتا تھا مگر خود نہ کرتا تھا اور تم کو برائی سے روکتا تھا مگر اس کو خود کرتا تھا۔

سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے والوں کی سزا

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سونے یا چاندی کے برتن میں یا کسی ایسے برتن میں کچھ کھایا، پیا جس میں سونے یا چاندی کا حصہ ہو وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھرتا ہے۔ (دارقطنی)

فوٹوگرافر کی سزا

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

اور ارشاد فرمایا ہے کہ ہر تصویر بنانے والا دوزخ میں ہوگا اس کی بنائی ہوئی ہر تصویر کے بدلے ایک جان بنا دی جائے گی جو اس کو دوزخ میں عذاب دے گی۔ (بخاری ومسلم)

اس روایت کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اگر تجھے بنانی ہی ہو تو درخت اور بے روح چیز کی تصویر بنالے۔ (مشکوٰۃ)

خودکشی کرنے والے کی سزا

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے پہاڑ سے گر کر خودکشی کر لی تو وہ دوزخ کی آگ میں ہوگا، اس میں ہمیشہ ہمیشہ[1] (چڑھتا اور گرتا) رہے گا۔ اور جس نے زہر پی کر خودکشی کر لی تو اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جس کو دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ پیتا رہے گا اور جس نے کسی لوہے کی چیز سے خودکشی کر لی تو اس کی وہ لوہے کی چیز اس کے ہاتھ میں ہوگی جس کو ہمیشہ ہمیشہ دوزخ کی آگ میں اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا۔ (بخاری)

مغرور کی سزا

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تکبر کرنے والے چیونٹیوں کے برابر جسموں

[1] یہ کافر کے متعلق ہے مسلمان خودکشی کرنے والا خودکشی کی سزا پوری کر لینے کے بعد دوسرے گنہگار مسلمانوں کی طرح جنت میں داخل ہو جائے گا۔ ۱۲ منہ

میں اُٹھائے جائیں گے جن کی صورتیں انسانوں کی ہوں گی۔ پھر فرمایا
ہر طرف سے ان کو ذلت گھیر لے گی۔ پھر فرمایا، وہ دوزخ کے
جیل خانے کی طرف اسی طرح ہنکائے جائیں گے۔ اس جیل خانہ
کا نام بولس ہے، ان پر آگوں کو جلانے والی آگ چڑھی ہوگی اور ان کو
طینۃ الخبال یعنی دوزخیوں کے جسموں کا نچوڑ پلایا جائے گا۔ (مشکوٰۃ)

ترمذی شریف کی ایک روایت میں ہے کہ بے شک جہنم میں
ایک وادی ہے جس کو ہبہب کہا جاتا ہے اس میں ہر جبار (سرکش) رہے گا۔

ریاکار عابدوں کی سزا

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جُبُّ الحزن (غم کے
کنوئیں) سے پناہ مانگو! صحابہؓ نے عرض کیا۔ کہ جب الحزن کیا ہے؟
ارشاد فرمایا۔ دوزخ میں ایک گڑھا ہے جس سے روزانہ خود دوزخ
چار سو مرتبہ پناہ چاہتا ہے۔ عرض کیا گیا۔ اس میں کون جائے گا؟
فرمایا۔ اپنے اعمال کا دکھلاوا کرنے والے عابد جائیں گے۔ (ترمذی)

ابن ماجہ کی روایت میں یہ بھی ہے۔ کہ اس کے بعد آپ نے
فرمایا کہ بے شک اللہ کے نزدیک سب سے بدترین عبادت گذاروں میں
وہ بھی ہیں جو (ظالم) امراء کے پاس جاتے ہیں۔ یعنی ان کی خوشامد اور
چاپلوسی کے لئے۔ (مشکوٰۃ)

صَعُود (آگ کا ایک پہاڑ)

قرآن شریف میں ہے۔
سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ؕ (مدثر)

ترجمہ۔ عنقریب میں اس کو صعود پر چڑھاؤں گا جو دوزخ میں آگ کا پہاڑ ہے۔
رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "صعود"
آگ کا ایک پہاڑ ہے جس پر دوزخی کو ستر سال تک چڑھایا جائے گا،
پھر ستر سال تک اوپر سے گرایا جائے گا۔ یعنی ستر سال تو وہ اوپر
چڑھتا تھا اب ستر سال تک گرتے گرتے نیچے پہنچے گا اور ہمیشہ اس کے
ساتھ ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ (ترمذی)

سِلْسِلَہ (بہت لمبی زنجیر)

قرآن شریف میں ہے۔
خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۙ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ۙ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ؕ (سورہ الحاقہ)

(فرشتوں کو حکم ہوگا کہ) اس کو پکڑو پھر اس کو طوق پہنا دو پھر دوزخ میں داخل کر دو پھر ایسی زنجیر میں جکڑ دو جس کی پیمائش ستر گز ہے۔

حضرت حکیم الامت قدس سرہٗ بیان القرآن میں لکھتے ہیں کہ اس
گز کی مقدار خدا کو معلوم ہے کیونکہ یہ گز وہاں کا ہوگا، رسول خدا صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر رانگ کا ایک ٹکڑا زمین کی طرف آسمان
سے چھوڑ دیا جائے تو رات کے آنے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے جو
پانچ سو سال کی مسافت ہے اور اگر وہ ٹکڑا دوزخی کی زنجیر کے سرے
سے چھوڑا جائے تو دوسرے تک پہنچنے سے پہلے چالیس سال تک
چلتا رہے گا۔ (ترمذی)

اس سے معلوم ہوا کہ دوزخیوں کے جکڑنے کی زنجیریں آسمان اور زمین کے درمیانی فاصلہ سے بھی لمبی ہوں گی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ یہ زنجیریں اس کے جسم میں پرو دی جائیں گی۔ پاخانے کے راستہ سے ڈالی جائیں گی۔ پھر اسے آگ میں اس طرح بھونا جائے گا جیسے سیخ میں کباب اور تیل میں ٹڈی بھونی جاتی ہے۔ (ابن کثیر)

طوق

اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے۔

إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَا وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ۝ (دہر)

اور ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں، طوق اور دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے

سورہ مومن میں ہے

فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ۝ فِي الْحَمِيمِ ۝ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ۝

ان کو ابھی معلوم ہو جائے گا جب کہ طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے اور (ان طوقوں میں) زنجیریں (پروئی ہوئی ہوں گی اور اس طرح وہ) گھسیٹتے ہوئے گرم پانی میں لیجائے جائیں گے، پھر آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔

ابن ابی حاتم کی ایک مرفوع حدیث میں ہے کہ ایک جانب سے سیاہ ابر اٹھے گا جسے دوزخی دیکھیں گے، اُن سے پوچھا جائے گا تم کیا چاہتے ہو؟ وہ دنیا پر قیاس کر کے کہیں گے۔ ہم یہ چاہتے ہیں

کہ ابر برسے! چنانچہ اس میں سے طوق اور زنجیریں اور آگ کے انگارے برسنے لگیں گے جن کے شعلے انھیں جلائیں گے اور ان کے طوقوں وزنجیروں میں اور اضافہ ہو جائے گا۔ (ابن کثیر)

جس کھولتے پانی میں دوزخی ڈالے جائیں گے اس کے متعلق حضرت قتادہ رضؓ فرماتے تھے کہ گنہگار کے بال پکڑ کر اس پانی میں غوطہ دیا جائے گا تو اس کا تمام گوشت گل کر گر جائے گا اور ہڈیوں کے ڈھانچے اور دو آنکھوں کے سوا کچھ نہ بچے گا۔

گندھک کے کپڑے

سورۂ ابراہیم میں ارشاد ہے

سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ ۝

ان کے کُرتے گندھک کے ہوں گے اور اُن کے چہروں پر آگ لپٹی ہوئی ہوگی۔

ف۔ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ چیڑ کے تیل کو قطران کہتے ہیں (جس کا ترجمہ گندھک کیا گیا ہے) اور اُس کے کُرتوں کا مطلب یہ ہے کہ سارے بدن کو قطران لپٹی ہوگی تاکہ اس میں جلدی اور تیزی کے ساتھ آگ لگ سکے۔ (بیان القرآن)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ "قطران" پگھلے ہوئے تانبے کو کہتے ہیں۔ اس تانبے کے دوزخیوں کے لباس ہوں گے جو سخت گرم آگ جیسے ہوں گے۔ (ابن کثیر)

مسلم شریف میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

فرمایا۔ میت پر چیخ پکار کرکے رونے والی عورت اگر موت سے پہلے توبہ نہ کرے گی تو قیامت کے دن اس حال میں کھڑی کی جائے گی کہ اس کا ایک کرتا قطران "گندھک[1] یا پگھلے ہوئے تانبے" کا ہوگا اور ایک کھجلی کا ہوگا، یعنی اس کے جسم پر خارش پیدا کر دی جائے گی اور اوپر سے قطران لپیٹ دیا جائے گا۔ سورہ حج میں ارشاد ہے۔

فَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَھُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ ط

سو جو لوگ کافر تھے ان کے پہننے کے لئے آگ میں کپڑے تراشے جاویں گے۔

داروغہ ہائے دوزخ کے طعنے

قسم قسم کی جسمانی تکلیفوں اور مختلف عذاب کے طریقوں کے علاوہ ایک بہت بڑی روحانی اذیت دوزخیوں کو یہ پہنچے گی کہ دوزخ کے داروغہ ان کو طعنے دیں گے جس کو قرآن حکیم میں مختلف عنوانوں سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ سورہ الم السجدہ میں ارشاد ہے

وَقِیْلَ لَھُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ کُنْتُمْ بِہٖ تُکَذِّبُوْنَ ط

اور ان سے کہا جائے گا اب چکھو اس آگ کا عذاب جس کو تم جھٹلاتے تھے۔

سورہ احقاف میں ہے

[1] اگر قطران سے مراد گندھک ہی ہے تو یہ گندھک اس لئے نہ ہوگی کہ اس کی کھجلی کو آرام ہو جائے بلکہ اس لئے تاکہ جسم پر اور زیادہ جلن ہو کیونکہ کھجلی میں گندھک لگانے سے بہت جلن ہوتی ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔ ۱۲ منہ

اَذْھَبْتُمْ طَیِّبٰتِکُمْ فِیْ حَیَاتِکُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِھَا ج فَالْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْھُوْنِ بِمَا کُنْتُمْ تَسْتَکْبِرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَبِمَا کُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۝ (سورہ احقاف)

تم نے دنیا کی زندگی میں اپنے مزے پورے کر لئے انھیں تو حاصل کر چکے (اب ذرا سنبھل جاؤ کیونکہ) آج تم ذلت کے عذاب کی سزا پاؤ گے اپنی اس اکڑ کے بدلے کہ تم خواہ مخواہ زمین میں بڑے بنتے تھے اور خدا کی نافرمانی کرتے تھے۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی نے پانی طلب فرمایا۔ چنانچہ آپ کی خدمت میں شہد میں ملایا ہوا پانی پیش کیا گیا۔ تو آپ نے نہیں پیا اور فرمایا یہ ہے تو بہت اچھا مگر نہیں پیونگا کیونکہ میں قرآن شریف میں پڑھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے خواہشات پر عمل کرنے والوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ان سے آخرت میں کہا جائے گا کہ تم نے دنیا کی زندگی میں مزے اڑائے۔ لہٰذا میں ڈرتا ہوں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری نیکی کے بدلے میں دنیا ہی میں لذتیں مل جائیں۔ (مشکوٰۃ)

دوزخیوں کے حالات

دوزخ میں جانے والوں کی تعداد

رسولِ خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ حضرت آدم علیہ السّلام کو خطاب کرکے فرمائیں گے۔ اے آدم!

وہ عرض کریں گے۔ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ
یعنی:- میں حاضر ہوں اور حکم کا تابع ہوں اور ساری بہتری آپ ہی کے ہاتھ میں ہے
اللہ جل شانہٗ فرمائیں گے (اپنی اولاد میں سے) دوزخی نکال دو۔ وہ
عرض کریں گے۔ دوزخی کتنے ہیں؟ ارشاد ہوگا۔ فی ہزار ۹۹۹ ہیں۔
یہ سن کر اولاد آدم کو سخت پریشانی ہوگی اور (رنج و غم کی وجہ سے) اس
وقت بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔ اور حاملہ عورتوں کا حمل گر جائے گا اور
لوگ حواس باختہ ہو جائیں گے اور حقیقت میں بے ہوش نہ ہوں گے لیکن
اللہ کا عذاب سخت ہوگا۔ (جس کی وجہ سے بدحواسی ہو جائے گی)۔

یہ سن کر حضرات صحابہ رضؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ ایک
جنتی ہم میں سے کون کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا۔ کہ گھبراؤ نہیں خوش
ہو جاؤ کیونکہ یہ تعداد اس طرح ہے کہ ایک تم میں سے اور ہزار یاجوج ماجوج
ہیں۔ (مشکوٰۃ)

مطلب یہ ہے کہ یاجوج ماجوج کی تعداد بہت زیادہ ہے اگر تم میں
اور ان میں مقابلہ ہو تو تم میں سے ایک شخص کے مقابلہ میں یاجوج ماجوج
ایک ہزار آئیں گے اور چونکہ وہ بھی آدم ہی کی نسل سے ہیں ان کو
ملا کر فی ہزار ۹۹۹ دوزخ میں جائیں گے۔

دوزخ میں اکثر عورتیں ہوں گی

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ میں نے جنت میں نظر ڈالی تو اکثر بے پیسہ والے دیکھے اور

میں نے دوزخ میں نظر ڈالی تو اکثر عورتیں دیکھیں۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک بار عید یا بقرعید کی نماز کے لئے
عیدگاہ تشریف لے جا رہے تھے راستہ میں عورتوں پر گذر ہوا تو آپ نے
(ان کو خطاب کرکے) فرمایا۔ اے عورتو! صدقہ کیا کرو۔ کیونکہ میں نے دوزخیوں
میں اکثر عورتیں دیکھی ہیں۔ عورتوں نے عرض کیا کیوں؟ آپ نے فرمایا کہ
لعنت[1] بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ (بخاری و مسلم)

دوزخیوں کی بدصورتی

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ — اور جن لوگوں نے بُرے کام کئے

جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ۭ (سورہ یونس)

بدی کی سزا اس برائی کے برابر ملے گی اور ان پر ذلت چھا جائے گی، ان کو اللہ (کے عذاب) سے کوئی نہ بچا سکے گا (ان کی بدصورتی کا یہ عالم ہوگا کہ گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کے پرت کے پرت لپیٹ دیئے گئے ہیں

اس آیۃ شریفہ سے معلوم ہوا کہ دوزخیوں کے چہرے انتہائی سیاہ

[1] لعنت کے معنیٰ ہیں اللہ کی رحمت سے دور ہونا۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ عورتیں چونکہ اکثر دوسری عورتوں پر لعنت کرتی رہتی ہیں اس وجہ سے وہ خود ہی اللہ کی رحمت سے دُور ہوتی رہتی ہیں اور اللہ کی رحمت سے دور ہونے کا مطلب ہی دوزخ میں جانا ہے۔ ۱۲ منہ

ہوں گے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اگر دوزخیوں میں سے کوئی شخص دنیا کی طرف نکال دیا جائے تو اس کی وحشی صورت کے منظر اور بدبو کی وجہ سے دنیا والے ضرور مر جائیں، اس کے بعد حضرت عبداللہؓ بہت روئے۔ (ترغیب)

سورہ مومنون میں ہے

تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَ آگ اُن کے چہروں کو جھلستی ہو گی اور
هُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ۝ (مومنون) اس میں ان کے منہ بگڑے ہوں گے۔

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے "کَالِحُوْنَ" کی تفسیر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ دوزخی کو آگ جلائے گی جس کی وجہ سے اس کا اوپر کا ہونٹ سکڑ کر بیچ سر تک پہنچ جائے گا اور نیچے کا ہونٹ لٹک کر ناف تک پہنچ جائے گا۔ (ترمذی)

دوزخیوں کے آنسو

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرات صحابہؓ سے فرمایا۔ اے لوگو! روؤ اور رو نہ سکو تو رونے کی صورت بناؤ کیونکہ دوزخی دوزخ میں اتنا روئیں گے کہ اُن کے آنسو ان کے چہروں میں نالیاں سی بنا دیں گے، روتے روتے آنسو نکلنے بند ہو جائیں گے تو خون بہنے لگیں گے جس کی وجہ سے آنکھیں زخمی ہو جائیں گی۔ الحاصل آنسو اور خون کی اتنی کثرت ہو گی کہ، اگر اُن میں کشتیاں چھوڑ دی جائیں تو وہ بھی چلنے لگیں۔ (شرح السنہ)

دوزخیوں کی زبان

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک کافر اپنی زبان ایک فرسخ اور دو فرسخ تک کھینچ کر باہر نکال دیگا جس پر لوگ چل کر جائیں گے۔ (ترغیب و ترہیب)

ف:۔ ایک فرسخ ۳ میل کا ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کافر کی زبان اتنی لمبی ہو جائے گی۔

دوزخیوں کے جسم

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں کافر کے دونوں مونڈھوں کے درمیان کا حصہ تین دن کے راستہ کی برابر لمبا ہو گا جبکہ کوئی تیز رفتار سوار چل کر جائے اور کافر کی ڈاڑھ اُحد پہاڑ کی برابر ہو گی اور اس کی کھال کی موٹائی تین دن کے راستہ کی برابر ہو گی۔ (مسلم شریف)

ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کافر کی ڈاڑھ قیامت کے دن اُحد پہاڑ کے برابر ہو گی اور اس کی ران بیضا پہاڑ کی برابر ہو گی اور دوزخ میں اس کے بیٹھنے کی جگہ تین دن کے راستہ کی برابر لمبی چوڑی ہو گی جتنی دور مدینہ سے ربذہ گاؤں ہے (مشکوٰۃ شریف)۔ اور ایک روایت میں ہے کہ دوزخی کے بیٹھنے کی جگہ اتنی لمبی ہو گی جتنا مکہ اور مدینہ کے درمیان کا فاصلہ ہے۔ (مشکوٰۃ)

ف:۔ بعض روایات میں ہے کافر کی کھال کی موٹائی ۴۲ ہاتھ ہو گی اور مسلم شریف کی روایت میں گذر چکا ہے کہ تین دن کی مسافت کے برابر ہو گی، مگر یہ کوئی مشکل بات نہیں کیونکہ مختلف کافروں کو مختلف سزائیں ہوں گی، کسی کو کم کسی کو زیادہ۔

بعض روایات میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

میری امت کے بعض شخص دوزخ میں اتنے بڑے کر دیئے جائیں گے کہ
ایک ہی شخص دوزخ کے پورے ایک کونے کو بھر دیگا۔ (ترغیب وترہیب)
حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے فرمایا کیا تم جانتے ہو، دوزخ کتنا چوڑا ہے؟ میں نے کہا
نہیں۔ فرمایا۔ ہاں، خدا کی قسم! خدا کی قسم تم نہیں جانتے، بے شک
دوزخی کے کان کی لو اور مونڈھے کے درمیان ستّر سال چلنے کا راستہ
ہوگا جس میں خون اور پیپ کی وادیاں (نالے) جاری ہوں گی۔ (ترغیب)

پُل صراط سے گذر کر دوزخ میں گرنا

دوزخ کی پشت پر پُل قائم کیا جائے گا

جس کو پُل صراط کہتے ہیں، تمام نیک اور بدلوگوں کو اس پر ہوکر گذرنا ہوگا
قرآن حکیم میں ہے

وَاِنۡ مِّنۡكُمۡ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتۡمًا مَّقۡضِيًّا ۚ (مریم)
اور تم میں ایسا کوئی بھی نہیں جس کا اس دوزخ پر گذر نہ ہو (قیامت کے دن)

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دوزخ کی پشت پر
پل صراط قائم کیا جائے گا۔ اور میں نبیوں میں سب سے پہلے اپنی امت کو
لے کر اس پر سے گذروں گا اور اس دن صرف رسول ہی بولیں گے اور
ان کا کلام صرف یہ ہوگا۔ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ۔ (اے اللہ سلامت رکھ۔
سلامت رکھ)۔ پھر فرمایا کہ جہنم میں سعدان[1] کے کانٹوں کی طرح مڑی ہوئی

[1] ایک خار دار درخت کا نام ہے جس کے کانٹے بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ ۱۲

کیلیں ہیں جن کی بڑائی اللہ ہی کو معلوم ہے وہ کیلیں پُل صراط پر چلنے
والوں کو بداعمالیوں کی وجہ سے گھسیٹ کر دوزخ میں گرانے کی کوشش
کریں گی جس کے نتیجہ میں بعض ہلاک ہوکر (دوزخ میں) گر جائیں گے (اور
کبھی نہ نکل سکیں گے یہ کافر ہوں گے) اور بعض کٹ کٹا کر دوزخ میں گر کر
اور پھر نجات پا جائیں گے۔ (یہ فاسق ہوں گے)۔ دوسری روایت میں ہے
کہ بعض مومن پلک جھپکنے میں گذر جائیں گے اور بعض بجلی کی طرح جلدی
سے گذر جائیں گے۔ اور بعض ہوا کی طرح اور بعض تیز گھوڑوں اور
اونٹوں کی طرح، ان رفتاروں میں بعض سلامتی کے ساتھ نجات
پاجائیں گے اور بعض (کیلوں سے) چھل چھلا کر چھوٹ جائیں گے اور
بعض دوزخ میں اوندھے دھکیل دیئے جائیں گے۔ (بخاری ومسلم)
حضرت کعبؓ فرماتے تھے کہ جہنم اپنی پشت پر تمام لوگوں کو جمالیگا
جب سب نیک و بد جمع ہو جائیں گے تو اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہوگا کہ تو
اپنوں کو پکڑ لے جنتیوں کو چھوڑ دے۔ چنانچہ جہنم بُروں کا نوالہ کر جائے گا
جن کو وہ اس طرح پہچانتا ہوگا جیسے تم اپنی اولاد کو پہچانتے ہو بلکہ اس
سے بھی زیادہ۔ (ابن کثیر)
حاصل یہ ہے کہ جنت والے پار ہوکر جنت میں پہنچ جائیں گے جن
کے لئے جنّت کے دروازے پہلے سے کھلے ہوئے ہوں گے اور دوزخی دوزخ
میں جھونک دیئے جائیں گے جس کو اللہ جل شانہٗ نے یوں بیان فرمایا ہے۔
ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا ۔ پھر ہم ان کو نجات دیں گے جو ڈرا کرتے تھے اور

وَنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا ۝ (مریم)

ظالموں کو اس (دوزخ) میں ایسی حالت میں رہنے دیں گے کہ گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے۔

کیفیتِ داخلہ

قرآن شریف کی آیات میں دوزخیوں کے داخلہ کی کیفیت کئی جگہ بیان کی گئی ہے جن میں یہ بھی ہے کہ دوزخی پیاس کی حالت میں جہنم رسید کئے جائیں گے اور دوزخ میں جانے سے پہلے دروازے پر کھڑا کر کے ان سے فرشتے سوال و جواب بھی کریں گے۔ ذیل کی آیات سے یہ مضامین خوب واضح طور پر سمجھ میں آجاتے ہیں۔

وَنَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰی جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝ (مریم)

اور ہم مجرموں کو دوزخ کی طرف پیاسا ہانکیں گے۔

یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝ (سورہ قمر)

جس روز مجرمین منہ کے بل جہنم میں گھسیٹے جاویں گے تو اُن سے کہا جاوے گا کہ دوزخ کی آگ کا مزہ چکھو۔

فَكُبْكِبُوْا فِیْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ۝ وَجُنُوْدُ اِبْلِیْسَ اَجْمَعُوْنَ ۝ (شعراء)

پھر وہ اور گمراہ لوگ اور ابلیس کا لشکر سب کے سب دوزخ میں اوندھے منہ ڈال دیئے جائیں گے۔

یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ ۝ (سورہ رحمٰن)

مجرم لوگ اپنے حلیہ سے پہچانے جائیں گے (کیونکہ ان کے چہرے سیاہ اور آنکھیں نیلی ہوں گی) پھر اُن کے سر کے بال اور پاؤں پکڑ لئے جائیں گے (اور ان کو گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا

الترغیب والترہیب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول اس آیت شریفہ کی تفسیر میں نقل کیا گیا ہے۔ کہ مجرم کے ہاتھ اور پیر موڑ کر اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔ پھر لکڑیوں کی طرح توڑ مروڑ دیا جائے گا۔ (اور جہنم میں جھونک دیا جائے گا)

اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰی صِرَاطِ الْجَحِیْمِ ۝ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۝ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝ بَلْ هُمُ الْیَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝ (صافات)

(فرشتوں کو حکم ہوگا کہ) جمع کرلو ظالموں کو اور ان کے ہم مشربوں کو اور ان کے معبودوں کو جن کو وہ لوگ خدا کو چھوڑ کر پوجا کرتے تھے۔ پھر ان سب کو دوزخ کا راستہ دکھاؤ۔ (اور پھر حکم ہوگا اچھا ذرا) ان کو ٹھیراؤ ان سے سوال کیا جائے گا (چنانچہ یہ سوال ہوگا) کہ اب تم کو کیا ہوا ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔ (اس پر بھی وہ ایک دوسرے کی کچھ مدد نہ کریں گے۔) بلکہ سب کے سب سر جھکائے کھڑے رہیں گے۔

یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ (احزاب)

جس روز ان کے چہرے دوزخ میں اُلٹ پلٹ کئے جائیں گے وہ یوں کہتے ہوں گے۔ اے کاش ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور ہم نے رسول کی اطاعت کی ہوتی۔

اہلِ دوزخ سے شیطان کا خطاب

ادھر تو دوزخی اتباع شیطان پر پچھتاتے

ہوں گے۔ اور بارگاہ خداوندی سے خطاب بالا کے ذریعہ ان پر ڈانٹ پڑے گی ادھر شیطان اس تقریر سے اُن کو لتاڑے گا۔

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ۭ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۭ اِنِّىْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۭ (سورہ ابراہیم)

اور (قیامت کے دن) جب سب مقدمات فیصل ہو چکیں گے تو شیطان کہے گا (مجھے برا بھلا کہنا ناحق ہے کیونکہ) بلا شبہ اللہ نے تم سے سچے وعدے کئے تھے اور میں نے بھی کچھ وعدے کئے تھے سو میں نے وہ وعدے خلاف کئے تھے اور تم پر میرا اس سے زیادہ زور چلتا نہ تھا کہ میں نے تم کو (گمراہی کی) دعوت دی سو تم نے (خود ہی) میرا کہنا مان لیا۔ تم مجھ پر ملامت مت کرو اور اپنے آپ کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہارا مددگار ہوں اور نہ تم میرے مددگار ہو۔ میں تمہارے اس فعل سے خود بیزار ہوں کہ تم اس سے پہلے (دنیا میں) مجھے (خدا کا) شریک قرار دیتے تھے، یقیناً ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

دوزخیوں کو واقعی بڑی حسرت ہو گی جبکہ شیطان اپنی برائت ظاہر کرے گا اور ہر قسم کی اعانت و مدد اور تسلی سے دست بردار ہو جائے گا۔ اس وقت دوزخیوں کے غیظ و غضب کی جو حالت ہو گی ظاہر ہے۔

گمراہ کرنے والوں پر دوزخیوں کا غصہ

جو لوگ گمراہ کرنے والے تھے اُن پر دوزخیوں کو غصہ آئے گا اور اُن سے کہیں گے۔

اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ (ابراہیم)

ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم خدا کے عذاب کا کچھ حصہ ہم سے ہٹا سکتے ہو۔

وہ جواب دیں گے۔

لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۭ سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ۭ (ابراہیم)

(تمھیں کیا بچائیں ہم تو خود ہی نہیں بچ سکتے) اگر اللہ ہم کو بچنے کی کوئی راہ بتاتا تو تم کو بھی وہ راہ بتا دیتے۔ ہم سب کے حق میں دونوں صورتیں برابر ہیں خواہ ہم پریشان ہوں خواہ ضبط کریں ہمارے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔

وہ فرطِ بغض اور شدتِ غیظ کی وجہ سے گمراہ کرنے والوں کے بارے میں بارگاہ خداوندی میں عرض کریں گے۔ سورہ حٰم سجدہ میں ہے۔

رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ۭ

اے ہمارے پروردگار ہمیں وہ شیطان اور انسان دکھا دے جنھوں نے ہمیں گمراہ کیا ہم انکو پیروں کے نیچے کچل ڈالیں تاکہ وہ خوب ذلیل ہوں۔

داروغہ ہائے دوزخ اور مالک سے عرض معروض

دوزخی عذاب سے

پریشان ہوکر معروضات اور گذارشات کی سلسلہ جنبانی شروع کریں گے۔
چنانچہ داروغہ ہائے دوزخ سے کہیں گے کہ

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ (مومن) تم ہی اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ کسی ایک دن تو ہم سے عذاب ہلکا کردے۔

وہ جواب دیں گے۔ اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۝ (مومن)

ترجمہ:۔ کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر معجزات لے کر نہیں آتے رہے تھے (اور دوزخ سے بچنے کا طریقہ نہیں بتلاتے تھے۔

اس پر دوزخی جواب دیں گے کہ بَلٰى یعنی ہاں آتے تو تھے لیکن ہم نے اُن کا کہنا نہ مانا، فرشتے جواب میں کہیں گے۔ فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ (مومن) ترجمہ:۔ تو پھر (ہم تمہارے لئے دعا نہیں کر سکتے تم ہی دعا کر لو (اور وہ بھی بے نتیجہ ہوگی) کیونکہ کافروں کی دعا (آخرت میں) بالکل بے اثر ہے

اس کے بعد مالک یعنی دوزخ کے افسر کی جناب میں درخواست پیش کرکے کہیں گے۔ يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۔ ترجمہ۔ یعنی۔ اے مالک تم ہی دعا کرو کہ تمہارا پروردگار (ہم کو موت دے کر) ہمارا کام تمام کردے۔

وہ جواب دیں گے

اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝ ۔ تم ہمیشہ اسی حال میں رہوگے (نہ نکلو گے، نہ مروگے)

حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مجھے روایت پہنچی ہے کہ مالک علیہ السلام کے جواب اور دوزخیوں کی درخواست میں ہزار برس کی مدت کا فاصلہ ہوگا۔ اس کے بعد کہیں گے کہ آؤ اپنے رب سے براہ راست ہی درخواست کریں

اور اس سے دعا کریں کیونکہ اس سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے۔ چنانچہ عرض کریں گے

رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ۝ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝ (مؤمنون) اے ہمارے رب (واقعی) ہماری بدبختی نے ہم کو گھیر لیا تھا اور (ہم گمراہ لوگ تھے، اے ہمارے رب ہم کو اس سے نکال دیجئے۔ پھر ہم اگر دوبارہ (ایسا) کریں تو ہم بے شک قصوروار ہیں۔

رب جل شانہ جواب میں فرمائیں گے۔ اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ۝

ترجمہ:۔ اسی میں پھٹکارے ہوئے پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ اللہ جل شانہ کے اس ارشاد پر ہر قسم کی بھلائی سے نا اُمید ہو جائیں گے اور گدھوں کی طرح چیخنے چلانے اور حسرت واویلا میں لگ جائیں گے (مشکوٰۃ)

ابن کثیر میں ہے کہ ان کے چہرے بدل جائیں گے، صورتیں مسخ ہو جائیں گی حتیٰ کہ بعض مومن شفاعت لے کر آئیں گے۔ لیکن دوزخیوں میں سے کسی کو پہچانیں گے نہیں، دوزخی ان کو دیکھ کر کہیں گے کہ میں فلاں ہوں مگر وہ کہیں گے کہ غلط کہتے ہو، ہم تم کو نہیں پہچانتے۔
اِخْسَئُوْا فِيْهَا کے جواب کے بعد دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جائیں گے اور وہ اسی میں سڑتے رہیں گے۔

دوزخیوں کی چیخ پکار

سورۂ ہود میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا جو لوگ شقی ہیں وہ دوزخ میں اس حال میں ہوں گے کہ

زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا — گدھوں کی طرح چلّاتے ہوں گے۔

قاموس میں ہے کہ زَفِیْر گدھے کی شروع کی آواز کو کہتے ہیں اور شَہِیْق اس کی آخری آواز کو کہتے ہیں۔

عذاب دوزخ سے چھٹکارہ کے لئے فدیہ دینا گوارا ہوگا

اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے۔

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ (زمر)

اور اگر ظلم (یعنی شرک و کفر) کرنے والوں کے پاس دنیا بھر کی تمام چیزیں ہوں اور ان چیزوں کے ساتھ اور بھی اتنی چیزیں ہوں تو وہ لوگ قیامت کے دن سخت عذاب سے چھوٹ جانے کے لئے (بے تامل) اس سب کو دینے لگیں۔

سورۂ معارج میں ارشاد ہے کہ ـــــ "اس روز مجرم یہ تمنا کرے گا کہ آج کے عذاب سے چھوٹ جانے کے لئے اپنے بیٹوں کو اور اپنی بیوی کو اور بھائی کو اور کنبہ کو جن میں وہ رہتا تھا اور تمام زمین کی چیزوں کو اپنے بدلہ میں دیدے اور پھر یہ بدلہ اس کو بچالے"۔ لیکن وہاں نہ تو مال ہوگا نہ کوئی کسی کے بدلہ میں آنا منظور کرے گا اور بالفرض ایسا ہو بھی جائے تو منظور نہ کیا جاوے گا جیسا کہ سورۂ مائدہ میں ذکر ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا

یقیناً جو لوگ کافر ہیں اگر ان کے پاس تمام دنیا کی چیزیں ہوں اور (اتنی چیزوں کے

وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

ساتھ اتنی چیزیں اور بھی ہوں تا کہ وہ ان کو دے کر قیامت کے دن کے عذاب سے چھوٹ جاویں تب بھی وہ چیزیں ان سے ہرگز قبول نہ کی جاویں گی اور ان کو دردناک عذاب ہوگا۔

جنتیوں کا ہنسنا

قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ جنتی دوزخیوں کے حال پر ہنسیں گے۔ سورۂ مطففین میں ہے

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۙ عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ۝

آج ایمان والے کافروں پر ہنستے ہوں گے، مسہریوں پر بیٹھے ان کا حال دیکھ رہے ہوں گے۔

تفسیر درمنثور میں حضرت قتادہ رضؓ سے روایت کی ہے کہ جنت میں کچھ دریچے اور جھروکے ایسے ہوں گے جن سے اہل جنت اہل دوزخ کو دیکھ سکیں گے اور ان کا بُرا حال دیکھ کر بطور انتقام اُن پر ہنسیں گے جیسا کہ دنیا میں مومنوں کو دیکھ کر خدا کے مجرم ہنستے تھے اور کنکھیوں کے اشاروں سے ان کا مذاق اُڑاتے تھے اور گھروں میں بیٹھ کر بھی دل لگی کے طور پر ایمان والوں کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ۝ الاٰیۃ

سورۂ مومنون میں ہے کہ دوزخیوں سے اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہوگا ـــــ کہ میرے بندوں میں ایک گروہ (ایمان والوں کا) تھا جو (ہم سے) عرض کیا کرتے تھے "کہ ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے سو

ہم کو بخش دیجئے اور ہم پر رحمت فرمائیے اور آپ سب رحم کرنے والوں
سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں"۔۔۔ تم نے ان کا مذاق بنا رکھا تھا
اور یہاں تک تم ان کا مذاق بنانے میں مشغول رہے کہ ان کے
مشغلہ نے تم کو میری یاد بھی بھلا دی۔ آج میں نے ان کو ان کے
صبر کا یہ بدلہ دیا کہ وہی کامیاب ہوئے۔

فکر واعتبار

دوزخ اور دوزخیوں کے حالات جو اب تک آپ نے پڑھے یہ اس لئے
نہیں لکھے گئے کہ سرسری نظر سے پڑھ کر کتاب الماری کے سپرد کر دی جائے
اور دوزخ اور دوزخیوں کے حالات کو پڑھ کر دیگر قصوں اور افسانوں
کی طرح بھلا دیا جائے

درحقیقت گذشتہ واقعات واحوال جو بیان کئے گئے ہیں چونکہ
آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کا ترجمہ ہیں اس لئے بلاشک صحیح اور واقعی
ہیں اگر ان کو بار بار پڑھا جائے اور اپنی بداعمالیوں پر نظر کی جائے تو
سخت سے سخت دل والا انسان بھی اپنی زندگی کو بہت آسانی سے
پلٹ سکتا ہے اور اپنے نفس کو دوزخ کے حالات سمجھا کر نیکوں کے راستہ پر
ڈال سکتا ہے بشرطیکہ خداوند عالم اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کو سچا سمجھتا ہو اور ان کے بتائے ہوئے احوال دوزخ کو صحیح اور واقعی مانتا
ہو۔ مومن بندے ہمیشہ اپنی زندگی کا حساب کرتے رہتے ہیں اور اللہ
جلّ شانہ کی بارگاہ میں دوزخ سے پناہ میں رہنے کی دعا کرتے رہتے
ہیں، بھلا ہو سکتا ہے کہ جو شخص ان حالات کو صحیح سمجھتا ہو وہ اپنی زندگی
کو دنیا کی لذتوں اور فنا ہو جانے والی عزت اور دولت کے حاصل کرنے
میں گنوا دے۔؟ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دوزخ
لذتوں میں چھپا دیا گیا ہے، جنت ناگواریوں میں چھپا دی گئی ہے۔ (بخاری ومسلم)
یعنی لذتوں میں پڑ کر زندگی گذارنے والے وہ کام کر رہے ہیں جن کے
پردہ میں دوزخ ہے اور نفس کو ناگواریوں میں پھنسا کر اچھے عمل کرنے والے
وہ کام کر رہے ہیں جن کے پردہ میں جنت ہے۔ آہ! ان لوگوں کو جہنم کے
حالات کا پتہ ہی نہیں جو خودکشی کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ مصیبت سے چھٹکارا
ہو جائے گا۔ اور جو دنیا کی سختی اور مشقت سے گھبرا کر یوں کہہ دیتے ہیں کیا
خدا کے یہاں میرے لئے دوزخ میں بھی جگہ نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر دوزخ کی آگ، اس کے سانپ، بچھو، آگ کے
کپڑے، عذاب کے طریقے، دوزخ کی خوراک وغیرہ کا دھیان رہے تو
میونسپلٹی اور اسمبلی کی کرسیوں کے اعزاز حاصل کرنے والے، روپیہ جمع کرنے
اور بلڈنگ وجائداد بنانے والے ہرگز ہرگز ان چیزوں میں پڑ کر اور بڑے
بڑے گناہوں میں مبتلا ہو کر اپنی آخرت خراب نہیں کر سکتے۔

بھلا جسے دوزخ کی بھوک کی خبر ہو وہ روزہ چھوڑ سکتا ہے؟ اور

جو دوزخ کی بے چینی سے واقف ہو وہ ذراسی نینداور فانی آرام کے لئے نماز برباد کر سکتا ہے؟ اور جو دوزخ کے سانپ، بچھوؤں کے ڈسنے کی سوزش سے باخبر ہو وہ یوں کہہ سکتا ہے کہ ڈاڑھی رکھنے سے کھجلی ہوتی ہے؟ جنہیں جُبُّ الحزن کی خبر ہو وہ ریاکاری کے لئے عبادت کیسے کر سکتے ہیں اور جن کو تصویر کشی کے انجام کا پتہ ہو وہ تصویر بنا سکتے ہیں؟ جن کو یہ یقین ہو کہ شراب پینے کی سزا میں دوزخیوں کے جسموں کا دھوون یا نچوڑ پینا پڑے گا وہ شراب کے پاس جا سکتے ہیں؟ ۔ ہرگز نہیں ۔ ہرگز نہیں ۔

حقیقت یہ ہے کہ جنت اور دوزخ کے حالات صرف زبانوں تک ہی محدود رہ گئے ہیں اور یقین کے درجہ میں نہیں رہے ورنہ بڑے گناہ تو درکنار چھوٹے گناہوں کے پاس جانا بھی بعید از تصور ہوتا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے تھے کہ اگر جنت اور دوزخ میرے سامنے رکھدیئے جائیں تو میرے یقین میں ذرا سا بھی اضافہ نہ ہوگا۔ یعنی میرا ایمان بالغیب اس قدر مضبوط ہے کہ آنکھوں سے دیکھ کر بھی اتنا ہی یقین ہو سکتا ہے جتنا بغیر دیکھے ہے، جن کو دوزخ کے حالات کی خبر ہو وہ گناہ تو کیا کرتے اس دنیا میں نہ ہنستے نہ خوشی مناتے ۔ الترغیب والترہیب میں ایک روایت نقل کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت فرمایا۔ کہ کیا بات ہے ۔ میں نے میکائیل ؑ کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔؟ عرض کیا جب سے دوزخ کی پیدائش ہوئی ہے میکائیل ؑ نہیں ہنسے ۔ (رواہ احمد)

صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم نے وہ منظر دیکھا ہوتا جو میں نے دیکھا ہے تو تم ضرور کم ہنستے اور زیادہ روتے۔ صحابہؓ نے عرض کیا آپ نے کیا دیکھا؟ ارشاد فرمایا۔ میں نے جنت اور دوزخ دیکھے۔ (ترغیب)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے۔ مجھے تعجب ہے کہ لوگ ہنستے ہیں حالانکہ ان کو دوزخ سے بچنے کا یقین نہیں ہے ۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک بار (مکان سے) باہر تشریف لائے اور دیکھا کہ لوگ کھِل کھِلا کر ہنس رہے ہیں، یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ اگر تم لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز (یعنی موت) کو کثرت سے یاد کرتے تو تمھیں اس کی فرصت نہیں ملتی جس حال میں تم کو دیکھ رہا ہوں ۔ (مشکوٰۃ)

الحاصل ہوشیار وہی ہے جو اپنی آخرت کی زندگی بنائے اور دو چار روزہ مال و دولت، عزت و آبرو، جاہ و حکومت کے پھندوں میں پڑکر اپنی جان کو دوزخ کے حوالے نہ کرے، جب عذاب میں مبتلا ہوگا تو پچتانے اور

یٰلَیْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِیَةَ ۚ مَاۤ اَغْنٰى عَنِّیْ مَالِیَهْ ۚ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ (الحاقہ)

ترجمہ :۔ ہائے کاش وہ موت ہی ختم کر دیتی، میرے کام کچھ نہ آیا میرا مال، جاتی رہی میری حکومت کہنے اور ہاتھ ملنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا جنت جیسی آرام کی جگہ کی طلب سے لاپرواہی اور دوزخ جیسے بے مثل دار العذاب سے بچنے کی فکر سے غفلت بے عقلوں ہی کا کام ہو سکتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت کو طلب کرو جتنا تم سے ہو سکے اور دوزخ سے بھاگو جتنا تم سے ہو سکے کیونکہ جنت کا طلبگار اور دوزخ سے بھاگنے والا (لاپرواہی کی نیند) سو نہیں سکتا۔ (الترغیب والترہیب)

حضرت یحییٰ بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ آدمی بیچارہ جتنا تنگدستی سے ڈرتا ہے اگر جہنم سے اتنا ڈرے تو سیدھا جنت میں جائے۔

حضرت محمد بن المنکدر جب روتے تھے تو آنسوؤں کو اپنے منھ اور ڈاڑھی سے پونچھتے تھے اور اس کی وجہ یہ بتاتے تھے کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ اس جگہ جہنم کی آگ نہ پہنچے گی جہاں آنسو پہنچے ہوں گے۔

ایک انصاری نے تہجد پڑھا اور بیٹھ کر بہت روئے اور کہتے رہے کہ جہنم کی آگ کے بارے میں اللہ ہی سے فریاد کرتا ہوں۔ اُن کا حال دیکھ کر رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج تم نے فرشتوں کو رُلا دیا۔

حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ نماز پڑھ رہے تھے کہ گھر میں آگ لگ گئی مگر آپ نماز میں مشغول رہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ کو خبر نہ ہوئی؟ فرمایا کہ دُنیا کی آگ سے آخرت کی آگ نے غافل رکھا۔

ایک صاحب کا قصّہ ہے کہ رات کو سونے کے لئے بستر پر جاتے اور سونے کی کوشش کرتے مگر نیند نہ آتی تھی لہٰذا اُٹھ کر نماز شروع کر دیتے تھے اور بارگاہ خداوندی میں عرض کرتے تھے کہ اے اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ جہنم کی آگ کے خوف نے میری نیند اُڑا دی پھر صبح تک مشغولِ نماز رہتے۔

حضرت ابو یزید ہر وقت روتے ہی رہتے تھے، اس کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا کہ اگر خدا کا یوں ارشاد ہو کہ گناہ کروگے تو ہمیشہ کے لئے حمام (غسل خانہ) میں قید کئے جاؤگے تو اس کے خوف سے میرا آنسو ہرگز نہ تھمے گا۔ پھر جب کہ گناہ کرنے پر دوزخ سے ڈرایا جس کی آگ تین ہزار سال تک گرم کی گئی ہے تو میرے آنسو کیسے رُکیں؟ فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِي الْاَبْصَارِ

خاتمہ

دوزخ سے بچنے کی چند دُعائیں

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس طرح صحابہؓ کو قرآن کی سورت سکھاتے تھے اسی طرح یہ دُعا سکھاتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔ (ترغیب عن مسلم)

(۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (بخاری)

(۳) حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی "مسلم" رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتلایا تھا کہ مغرب کی نماز سے فارغ ہو کر کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ کہا کرو اگر اس کو کہہ لوگے۔ اور اگر اسی رات میں مرجاؤگے تو دوزخ سے تمہاری خلاصی کر دی جائے گی اور جب صبح کی نماز پڑھ چکو اور اس کو اسی طرح (سات مرتبہ کسی سے بولنے سے پہلے) کہہ لوگے اور اسی دن مرجاؤگے تو دوزخ سے تمہاری خلاصی ضروری کردی جائیگی۔ (ابوداؤد)

(۴) رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص تین مرتبہ خدا سے جنّت کا سوال کرے تو جنت اس کے لئے خدا سے دعا کرتی ہے کہ اَللّٰهُمَّ

اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ (اے اللہ! اس کو جنت میں داخل کر دے۔) اور جو شخص تین مرتبہ دوزخ سے پناہ چاہے تو دوزخ اُس کے لیے خدا سے دعا کرتا ہے کہ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ (اے اللہ اس کو دوزخ سے بچا۔) (ترغیب)

آخری سُطور

اب اس رسالہ کو ختم کرتا ہوں، عبرت کی آنکھ والوں کے لئے تھوڑا بھی بہت ہے اور غافلوں کے لیے بڑے بڑے دفتر بھی کچھ نہیں۔ حضراتِ ناظرین سے درخواست ہے کہ اس عاجز و مسکین کے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ جل شانہٗ اپنی رحمت سے دنیا و آخرت کے تمام عذابوں اور تکلیفوں سے محفوظ رکھیں اور جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ میرے والد محترم جناب صوفی محمد صدیق صاحب زید مجدہم کو بھی دعائے خیر سے یاد فرمائیں جن کی سعی سے میں قرآن کریم کی برجستہ آیات جمع کرنے اور حسب موقعہ احادیث نبویہ منتخب کرنے کے لائق ہوا۔ جزاہُ اللّٰہُ عَنِّی جزاء خیر فی ھذہ الدار و فی تلک الدار، واحشرنی وایاہ مع المتقین الابرار۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین و
الصلوٰۃ والسلام علی خلقہ سید نا محمدن الشفیع
الامۃ یوم الدین وعلی آلہ وصحبہ ھداۃ الدین المتین

اِدارہ اشاعتِ دینیات (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۱۶۸/۲۔ جھا ہاؤس حضرت نظام الدینؒ، نئی دہلی ۱۱۰۰۱۳ (انڈیا)

جو انسان کسی خطرے کسی آفت کو وقت سے پہلے معلوم و محسوس کر لے اور پھر بھی اس سے بچنے کی کوشش نہ کرے وہ انسان نہیں جانور ہے۔ بلکہ قرآن مجید کے الفاظ میں جانور سے بھی بدتر۔

ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ذریعے اور اپنے پاک اور سچے رسول ﷺ کے ذریعہ بار بار کھول کھول کے بتا دیا ہے کہ فلاں گناہ کی یہ سزا ہے اور دنیا و آخرت میں یہ پکڑ ہے۔

یہ چھوٹی سی کتاب آپ کو بہت سے گناہوں کی سزا کے بارے میں اور خدا کے دشمنوں کے ٹھکانے "جہنم" کے بارے میں قرآن مجید اور حدیث شریف کے حوالوں سے ضروری باتیں بتائے گی۔